بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 21

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

الصدقات و الزکوٰۃ

قرآن کی روشنی میں

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

☆الصدقات و الزکٰوۃ قرآن کی روشنی میں☆

الصدقات: صدقات صدقہ کی جمع ہے ۔ اس کا سہ حرفی مادہ ص د ق ہے۔اس کے معنی سچ بولنا ، نصیحت کرنا ، محبت کرنا، فی وعـــــدہٖ اپنے وعدے میں سچا ہونا۔اس لحاظ سے صدقہ اسلامی ریاست میں اللہ کی راہ میں مالی اور جانی قربانی کا نام ہے جس سے کسی کے ایمان باللہ اورآخرت پر ایمان لانے کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ویسے عمومی طور پر صدقہ خیرات کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔

قرآن میں صدقہ کا لفظ مختلف جگہوں پر مختلف معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔لیکن قرآن میں سورۃ توبہ آیت نمبر 103 میں صدقہ کا لفظ اسلامی ریاست کے مالیاتی سسٹم میں بطور ٹیکس کے استعمال ہوا ہے۔لہٰذا جو شخص بھی اسلامی ریاست میں ریاست کے مقرر شدہ ٹیکس کی اُدائیگی دیانتداری سے کرے گا وہ عملاً ریاست کے ساتھ اپنی وفاداری اور اپنے ایمان کی تصدیق کرے گا۔ایسا نہ کرنے والا ایمان والے گروہ میں تصور نہیں کیا جائے گا۔آیت مبارکہ ملاحظہ فرمائیے۔

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝۱۰۳

ترجمہ: اِن کے مالوں سے صدقہ لے لو اور اسی کے ساتھ اِن کی طہارت اور اُن کا تزکیہ نفس کرو اور اُنکی مدد کرو۔یقیناً یہ تیرا فرضِ منصبی ہے جو اِن کیلئے باعثِ سکون ہے حقیقت ہے کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔103

اللہ کی طرف سے ریاست کو حکم ہے کہ وہ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے اور اس صدقے سے اُن کی طہارت اور تزکیہ کرے۔یہاں صدقے سے مراد ریاست کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس ہے۔ جو اغنیاء سے لینا ہے۔اس ٹیکس سے معاشرے کی طہارت سے مراد قرآنی تعلیمات کا بندوبست کر کے غیراللہ کی محبت شرکیہ اور کفریہ نظریات کو ذہن سے نکالنا ہےاور تزکیہ قرآنی نظریات سے ذہنی نشوونما کرنا یعنی اللہ کی محبت اور ایمان باللہ کو مضبوط تر کرنا ہے اور دنیاوی محبت، لالچ اور غرض کے مقابلے میں آخرت کی جواب دہی، آخرت میں حصولِ جنت کا تصور اور جہنم کا خوف پیدا کرنا ہے،قرآنی تعلیمات میں یہ اللہ کی منشاء ہے جس سے دنیاوی زندگی میں خود بخود امن،سلامتی ، بھائی چارہ اور استحکام پیدا ہوگا کیونکہ ہر فرد اللہ کا غلام ہو گا اور وہ معاشرے میں بےلوث اور بے غرض اللہ کے خوف سےاور اپنی آخرت سنوارنے کے لئے عملِ صالح کرے گا۔ ظاہر ہے کہ اُس کے لئے مال کی ضرورت ہے جس سے سکولوں کی تعمیر اور معلمین

کی تنخواہوں کا بندوبست کرنا ہے۔دوسرا معاشرے میں ظاہری گندگی کو صاف کرنا طہارت ہے اور پھر اُس کا میک اپ کرنا تزکیہ ہے۔معاشرے میں گندگی کے ڈھیر ختم کر کے صاف و شفاف ماحول پیدا کرنا ،صاف ستھری سڑکیں ،شفاخانے، بستیاں اور سیرگاہیں بنانا معاشرے کا تزکیہ ہے۔یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے صابن سے نہانے سے طہارت ہوتی ہے اور تیل اور خوشبو لگانے سے تزکیہ ہوتا ہے،اسی طرح قرآن کی تعلیمات سے غیراللہ کی شرکیہ اورکفریہ نظریات ذہن سے نکالنا طہارت ہے اور اللہ کو ذات اور بات میں لاشریک ماننا تزکیہ ہے۔ معاشرے کی مکمل طہارت اور تزکیہ کے لئے اسلامی ریاست میں یہ صدقات و زکٰوۃ کا نظام ہے جو اللہ کی ماانزل اللہ کتاب میں موجود ہے۔اللہ کو ماننے والوں کی دنیا میں صدقات و زکٰوۃ کا ہی نظام نافذ ہے۔ جسے ٹیکس اور فنڈنگ کے نام سے معروف کیا گیا ہے۔عوام ٹیکس دیتی ہے اور وہی ٹیکس جس ریاست عوام پر خرچ کرتی ہے تو اُسے فنڈ کا نام دیا جاتا ہے۔ قرآنی اصطلاح میں عوام سے صدقات لئے جاتے ہیں اور ریاست کی طرف سے زکٰوۃ یعنی معاشرے کی نشوونما ہوگی۔اللہ اور آخرت کو نہ ماننے والوں نے صدقات اور زکٰوۃ کی اصطلاح کو ختم کر کے انسان سے سب کچھ لے کر اُسے نہتہ اور بے بس کر کے اور اُس کی آزادی تک سلب کر کے اُسے دنیاوی ضروریاتِ زندگی، روٹی ، کپڑے اور مکان کا لالچ دے کر اُسے ڈھور ڈنگر کی مانند،کولھو کا بیل اور ڈیرے کی کُھرلی تک محدود کر دیا ہے۔ جو آخرت کی فکر سے بے نیاز،اللہ کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی بے خبر، اپنے مالک کی منشاء سے بے پرواہ ، اپنے مقصدِ زندگی کو بھول کر صرف ضرورتِ زندگی کا غلام بن گیا ہے۔اب ایسے انسان کی حیثیت ڈھور ڈنگر سے زیادہ نہیں ہے اور نہ اس سے انسانوں والے عمل کی اُمید رکھی جا سکتی ہے کیونکہ یہ اللہ کی وحی کا مخالف ہے۔یہ اپنی دنیاوی غرض کے لئے دوسرے انسان کو لوٹ سکتا ہے۔اب یہ کسی انسان کی بھی عزت اور جان و مال کا محافظ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے اپنے اعمال کی جوابدہی کا خوف ہی نہیں ہے۔ذاتی ملکیت بطور اللہ کی امانت ہر آدمی کا حق ہے،اُس سے چھینی نہیں جا سکتی،اُس پر ٹیکس لگانا اسلامی ریاست کو اللہ نے حق دیا ہے۔جسے اللہ نے صدقات کا نام دیا ہے۔اُسے امانتداری سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔اللہ نے اسے زکٰوۃ کا نام دیا ہے۔ صدقات اور زکٰوۃ اسلامی ریاست میں مالیاتی نظام کی قرآنی اصطلاح ہے جسے ہماری زبان میں اسے ٹیکس اور فنڈنگ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔